Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۹۴۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۱ شہادت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۱ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

کل بے ہوشی کی کیفیت رہی ۔ کبھی کبھی بے چینی بھی بہت ہو جاتی رہی ۔ ضعف بہت ہو گیا ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

غیر مسلموں میں تبلیغ اور وقفِ جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خاص تحریک ہے ۔ اس کے کام میں اتنی وسعت نہیں لیکن اس کے نتائج بڑے خوشکن نکل رہے ہیں ۔ پاکستان میں لاکھوں ہندو بھی بستے ہیں اور ان کا یہ حق ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کو سچا سمجھتے ہیں اور اس میں حقیقی صداقت پاتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں اس کی برکات محسوس کرتے ہیں وہ ان لوگوں کو بھی حلقۂ اسلام میں لانے کی کوشش کریں جو اس دائرہ سے باہر اور ان برکات سے محروم ہیں ۔ لیکن کم ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں ۔ بہرحال جماعت احمدیہ پر یہ بھی فرض ہے اور یہی بہت بڑا فرض ہے کہ وہ لوگ جو خدائے واحد و یگانہ اور ہمارے ربّ کریم سے بُعد کی وجہ سے اسکی رحمتوں سے محروم ہیں ان کو خدائے واحد و یگانہ کی معرفت کے حصول میں مدد دی جائے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچاننے لگیں ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کو اپنے اَعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے اَعمال حَبط بھی ہو جایا کرتے ہیں

جب دُنیا کی مِلونی ساتھ ہو تو نیک اعمال پر ثمراتِ عُمدہ مرتّب نہیں ہوتے

"انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں ۔ نیکی کے ضائع کرنے کے واسطے ریاکاری ہے ۔ دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائے گی ۔ وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی ۔ اِس موقعہ پر مجھے ایک مثال یاد آئی ہے، ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے ۔ ایک شخص نے اُٹھ کر آگے رکھ دیا ۔ اِس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آ کر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے ۔ مجمع نے اُسے بڑی لعن طعن کی کہ یہ بہانہ بناتا ہے، بناوٹ کرتا ہے، دے کر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا جب پہر رات گزر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پھر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا کہ یہ روپیہ میں نے تعریفیں سُننے کے لئے نہیں دیا تھا ۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلائیں ۔ بزرگ یہ سُنکر رو پڑے ۔ واقعی جس میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفّا و شیریں کھانے میں گُتّا مُنہ ڈال دے ۔ سب سے بڑی آفت یہی ریاکاری ہے جب دُنیا کی مِلونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمراتِ عمدہ مرتّب نہیں ہوتے ۔ انسان متّکل تو ہے نہیں ۔ پس جب اِنسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پروا نہیں کرتا ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیئے کیونکہ قرآنِ مجید میں دونوں طور پر جائز آیا ہے ۔ مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی مِلونی نہ ہو ۔ بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے رِیس پڑتی ہے ۔ اِس نیّت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اس کے پیچھے دیں ان سب کا ثواب اس کو بھی ملے گا ۔"

(البلاغ المبین)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱؍ شہادت ۱۳۵۶ ہش
۱۱؍ اپریل ۱۹۷۷ء

ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ

ہم ایک گزشتہ شمارہ میں اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اِس زمانہ میں خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ فی زمانہ مغرب کی مادی تہذیب کے زیر اثر خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار ایک فیشن بن چکا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا کا ایک بڑا حصّہ دہریت کی وجہ سے ہلاک ہو رہا ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہستی باری تعالیٰ کے مسئلہ کو اُمّ المسائل قرار دے کر اس کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اِس مسئلہ کو نئے نئے رنگ میں پیش کر کے اِس کی اہمیّت کو اِس طرح ذہن نشین کرایا ہے کہ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اِس آخری زمانہ میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور بشارت کے بموجب اپنی بعثت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ تا آپ دُنیا کو بتائیں کہ خدا کیا ہے بلکہ اسے دکھائیں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہنمائی کریں۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۸؍ اپریل ۱۹۷۷ء صہ۲)

آج ہم اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے اور انہیں رؤیتِ باری کے خصوصی شرف سے مشرف کرنے کا عظیم کارنامہ کیسے اور کس شان سے سرانجام دیا۔ ہستی باری تعالیٰ کا انکار اِس زمانہ میں اِس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ کی لاتعداد صفات اور غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کا صحیح احساس نہ کرتے ہوئے اُس کی بعض صفات کے بارہ میں یہ گمان کر لیا گیا کہ نعوذ باللہ وہ اب معطل ہو چکی ہیں: مثال کے طور پر قریباً ہر مذہب کے ماننے والوں میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ خدا پہلے تو بولتا اور اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا لیکن اب اُس نے بولنا اور اپنے بندوں سے ہمکلام ہونا ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر دیا ہے۔ یہ ایک تباہ کُن خیال تھا۔ اِس کی وجہ سے تعلق باللہ کمزور ہوتا چلا گیا اور ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ اُس کی ہستی کے ہی منکر ہو بیٹھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس غلط خیال کی نہایت شدّ و مد کے ساتھ تردید فرمائی۔

آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے عقلی دلائل و[illegible] پر ہی اکتفا نہیں کیا اور مشاہدۂ قدرت سے خدا تعالیٰ کی ہستی کی دلیل پکڑنے کو ہی کافی نہیں گردانا۔ آپ نے فرمایا عقل اور مشاہدہ سے انسان اِس نتیجہ پر تو پہنچ سکتا ہے کہ اِس کارخانۂ قدرت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے لیکن یہ کہ فی الحقیقت خدا موجود ہے اور وہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے جو چاہے کر سکتا ہے، اُسی نے اِس کارخانہ قدرت کو بنایا ہے اور تصرفِ تام کے ماتحت وہی اسے چلا رہا ہے یہ امر دیگر ہے۔ اِس کا ثبوت خدا انا الموجود کی ندا بلند کر کے اور اپنے بندوں سے ہمکلام ہو کر خود دیتا ہے اور کسی شک اور شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور جس سے خدا تعالیٰ خود ہمکلام ہو اور جسے اپنے موجود ہونے کا خود یقین دلائے تو اُس کے موجود نہ ہونے سے متعلق فلسفیانہ موشگافیوں کا سہارا لے کر اگر عقلی دلائل کا ایک جہان بھی اُس کے سامنے پیش کر دیا جائے تو اس سے وہ قطعاً متاثر نہیں ہو سکتا وہ ایسے لایعنی دلائل کو حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔ الغرض اس کے ایمان باللہ کو مادہ پرست دہریوں کی بزعم خود بڑی سے بڑی دلیل بھی متزلزل نہیں کر سکتی، اِسی لئے آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے نہایت ٹھوس اور وزنی دلائل پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اِس امر پر خاص زور دیا کہ جملہ مذاہب میں سے اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کی قدرت و جلال، رحمتِ عام اور تصرفِ تام کے تازہ بتازہ نشانات دکھا کر حتیٰ کہ خود رؤیتِ باری کا شرف عطا کر کے خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا زندہ تعلق قائم کر دکھاتا ہے۔ پھر وہ خدا اسی کا ہو جاتا ہے اور اُس سے ایک لحظہ کے لئے جدا ہونا بھی اسے گوارا نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں ہستی باری تعالیٰ کے انکار کا امکان یکسر کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔

اِس کے ثبوت میں آپ نے جہاں اور بہت سی دینی اور روحانی حقیقتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی وہاں قبولیتِ دعا کے مسئلہ کو بہت شد و مد کے ساتھ پیش فرمایا اور ہستی باری تعالیٰ کے حتمی اور یقینی ثبوت کے طور پر قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے نہایت ہی لطیف استدلال فرمایا:-

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ○
(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) مَیں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق اِس آیۂ کریمہ سے نہایت لطیف استدلال کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) "یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ مَیں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی سُنتا ہوں اور اپنے الہام سے اُس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے لیکن چاہیئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سُنوں اور نیز چاہیئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفتِ تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اُسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔"
(ایام الصلح صہ۳۱ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

(۲) "جب سے دُنیا کی پیدائش ہوئی ہے اِس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اُس کی کوئی ہستی ہے بھی۔ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اُس کی آواز کو سُن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل کا گفتار قائمقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اِس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اُس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اُٹھ جاوے گا تو اُس کی آواز سُنائی دے گی۔"
(الحکم ۱۰؍۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صہ۲۲۴)

(۳) "دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اُس کو جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیاء صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔"
(الحکم ۱۷؍ جنوری ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صہ۲۶۸)

(۴) "یہی ذریعہ (یعنی دعا کا ذریعہ) ہے جس سے اُس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ جواب دیتا ہے، گونگا نہیں ہے۔ دوسرے تمام دلائل اس کے آگے ہیچ ہیں۔ کلام ایک ایسی شئی ہے جو کہ دیدار کے قائمقام

(باقی صہ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کے عقائد اور اناجیل

مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

۲

۴۔ حضرت مسیح علیہ السلام معصوم ہیں

خدا تعالیٰ کے انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کا بھیجنے والا خود معصوم ہے اسلئے وہ پاک و صاف اور پارسا اور معصوم کو ہی دنیا کی راہنمائی کے لئے بھیجتا ہے۔ ایک عرصہ دراز کے بعد ان معصوم بندوں کی طرف ان کے ماننے والوں کی طرف سے ہی بعض غلط عقائد منسوب کر دئے جاتے ہیں جن کی تردید خدا وند تعالےٰ خود ہی کرتا ہے۔

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف بھی بعض غلط عقائد ان کے ماننے والوں کی طرف سے ان کی طرف منسوب کئے گئے تھے۔ ان میں بعض کی تردید کرنا اس قسط میں مقصود ہے۔ اس اجمال کی قدرے تفصیل ذیل میں ہے:

حضرت مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ جو انجیل متی ۱/۱ میں درج ہے۔ اس کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین عورتیں تامار۔ راحاب اور اوریاہ کی بیوی (بنت سبع) کا ذکر ہے۔ بائبل کی رائے یہ ہے کہ راحاب جیسا کہ (یشوع ۲/۱) میں بیان ہے کسبی تھی اور تامار کے کیرکٹر کا جائزہ لینا ہو تو پیدائش ۳۸/۱ تا ۲۶ کو بغور پڑھیں اور پھر بنت سبع زوجہ اوریاہ کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرنا ہو تو (۲ سموئیل ۱۱/۱ تا ۵) کی ورق گردانی کریں۔ تب حقیقت کھل جائیگی۔ یقیناً وہ بڑے الزامات ہیں۔ جن کے پڑھنے سے گھن آتی ہے۔

برعکس اسکے قرآن کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو ان الزامات سے بالکل بری قرار دیا ہے اور اس کا اعلان کھلے بندوں اس وقت کیا جبکہ اپنے اور بیگانے سب کے سب آپکو اس الزام سے ملوث کر رہے تھے۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے:

"یَا اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا" (۱۹/۲۹)

ترجمہ: اے ہارون کی بہن۔ تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔

یہ کتنی بڑی عظمت صداقت تھی۔ جس کا اظہار ہوا۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"قرآن شریف اور احادیث میں جو حضرت عیسےٰ کے نیک اور معصوم ہونے کا ذکر ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ دوسرا کوئی نیک نہیں یا معصوم نہیں بلکہ قرآن شریف اور احادیث نے ضرورتاً یہود کے منہ کو بند کرنے کے لئے یہ فقرے بولے ہیں کہ یہود نعوذ باللہ مریم کو زناکار عورت اور حضرت عیسےٰ کو ولد الزنا کہتے تھے اسلئے قرآن شریف نے ان کا رد کیا ہے کہ وہ ایسا کہنے سے باز آویں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۵۔ مسیح کی برکات کا سرچشمہ یحییٰ ہی تھا

حقیقت یہی ہے کہ مسیح کی برکات کا سرچشمہ یحییٰ علیہ السلام ہی تھے۔ اس واقعہ کا ذکر انجیل متی ۳/۱۳-۱۷ میں ان کلمات میں آتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

"اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اس سے بپتسمہ لینے آیا مگر یوحنا یہ کہکر اسے منع کرنے لگا۔ کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔ اس پر اس نے ہونے دیا اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا۔ اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔"

اس حقیقت کو انجیل نے موٹے الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ "مسیح کی برکات کا سرچشمہ یحییٰ ہی تھا۔"

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس درج ذیل ہے کہ:

"مسیح کی برکات کا سرچشمہ یحییٰ ہی تھا۔"

مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ الہام کا سلسلہ بعد بپتسمہ لینے کے شروع ہوا اور روح القدس بھی پیچھے ہی آتا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا:

"پھر یوں کہو کہ مسیح کے برکات کا سرچشمہ یحییٰ ہی تھا سچی پاکیزگی بلا روح القدس نہیں مل سکتی۔ یحییٰ بھی اس پر ایمان نہیں لایا وہ کہتا تھا کہ میں آنیوالے سے اوّل آیا ہوں مگر اس نے ان کو مسیح نہیں مانا اور اس لئے جب اس سے پوچھا گیا کہ تو ایلیا ہے تو اس نے انکار کر دیا نیک نیتی کے ساتھ اسے یحییٰ کو کچھ امور پیش آ گئے۔ اس نے خیال کیا ہوگا کہ جب اس نے خود میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے تو یہ مسیح کیسے ہوگا۔ ان (عیسائیوں) پر سخت مشکلات ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱)

۶۔ "عیسائیوں کو ملزم کرنے والا سوال"

حضرت اقدس امام الزمان فرماتے ہیں کہ:

"عیسائیوں کو ملزم کے واسطے اس سے بڑھکر کوئی تیز ہتھیار نہیں ہے۔ ان سے پہلا سوال یہی ہونا چاہیئے کہ آیا وہ ناطق خدا ہے یا غیر ناطق؟ اگر غیر ناطق ہے تو اس کا گونگا ہونا ہی اس کے ابطال کی دلیل ہے لیکن اگر وہ ناطق ہے تو پھر اسکو ہمارے مقابل پر لا کر دکھاؤ۔ اور اس سے وہ بولیاں بلواؤ جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ انسان کی مقدرت اور طاقت سے باہر ہیں یعنی عظیم الشان پیشگوئیاں اور آئندہ کی خبریں"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۷۔ مسیح مس شیطان سے پاک اور انکی والدہ صدیقہ تھیں

اسلامی تعلیم میں ایک یہ بھی نمایاں خوبی ہے کہ سابقہ انبیاء پر جو الزامات اپنوں یا دشمنوں نے لگائے۔ اس کو یکسر دور کیا۔ اور جو الزامات ان کی طرف منسوب کئے گئے ان کو بکمال صفائی اُن سے بری قرار دیکر ان کے خوبصورت چہروں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جن سے نور الٰہی چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی اپنے اور بیگانوں نے اتہامات لگائے...... اور بد سے بدتر عقائد ان کی طرف منسوب کئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مشن کو انبیاء لائے اس میں کامیاب ہونے کی بجائے خود ایسے گناہوں میں ملوث ہوئے۔ جن سے انکا راستباز ہونا بھی مشکوک ہو گیا تھا۔

اندریں حالات حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث یوں بیان ہوئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِیْ آدَمَ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (البخاری الجزء الثانی باب قول الله تعالے واذكر فی الكتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مریم اذا نتبذت من
اھلھا صفحہ ۱۹۲) ترجمہ -
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
ہر آدم کے بچے کو اس کی پیدائش کے وقت
شیطان اس کو چھوتا ہے۔ جس کی وجہ رونا
ہے بجز مریم اور ان کے بیٹے کے (عیسیٰ
علیہ السلام) پھر حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت انی اعیذھا
و ذریتہا من الشیطان الرجیم
یعنی میں اسکو اور اس کی اولاد کو
تیری پناہ میں مردود شیطان سے دیتی
ہوں -

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انبیاء
علیہم السلام میں سے صرف اور صرف مریم
اور عیسیٰ بن مریم ہی اپنے پیدائش کے وقت
مس شیطان سے پاک وصاف تھے۔ بلکہ
حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف جو الزامات لگائے گئے تھے
اتہامات اور الزامات کو مندرجہ بالا
حدیث کے ساتھ دور کر کے ان کی پاک
وصاف حیثیت کو دنیا اور خصوصاً
ان کی قوم کے سامنے پیش کی ہے چنانچہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
اس حقیقت کو ہشت انبام بدیں کلمات
کیا ہے کہ :-

"اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت
مسیح اور ان کی ماں مریم پر
یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح
کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا
الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ
کہتے ہیں۔ قرآن شریف کا کام
کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو
دفع کرے۔ اس لئے اس نے
مریم کے حق میں زانیہ کی بجائے
صدیقہ کا لفظ رکھا۔ اور مسیح
کو مس شیطان سے پاک کیا
اگر ایک محلہ میں صرف ایک عورت
کا تجربہ کیا جاوے۔ اور اس
کی نسبت کہا جاوے کہ وہ
بدکار نہیں ہے تو اس سے یہ
الزام لازم نہیں آتا کہ باقی
کے سب ضرور بدکار ہیں۔ صرف
یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اس پر
جو الزام ہے وہ غلط ہے۔ یا اگر
ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ
بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے
ہرگز نہیں ہوتے کہ باقی سب
لوگ بھلے نہیں۔ بلکہ بدکار ہیں
اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا
کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام
لگائے گئے تھے۔ خدا نے شہادت
دی۔ کہ وہ الزاموں سے بری
اور پاک ہیں گویا عدالت ایک
ملزم کو قتل کے مقدمہ میں
بری کر دے تو اس سے یہ لازم
آوے گا کہ باقی سب لوگ اس
شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار
ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹)

۸- حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

انجیل متی ۱/ ۱۸-۱۹-۲۰ کے الفاظ
مندرجہ ذیل ہیں :-

"اب یسوع مسیح کی پیدائش یہ
اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں
مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ
ہو گئی تو ان کے اکٹھا ہونے سے
پہلے وہ روح القدس کی قدرت
سے حاملہ پائی گئی۔ اس کے شوہر
یوسف نے جو راستباز تھا
اور اسے بدنام کرنا چاہتا
تھا اُسے چپکے چھوڑ دینے کا
ارادہ کیا۔"

۹- مندرجہ بالا حضرت مریم کے نکاح کا واقعہ- اور اس پر تنقید کی منظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ :-

"مریم کا نکاح حمل میں کیا گیا
جو شرعاً جائز نہ تھا اور ایک
نکاح سے تین قسمیں توڑی
گئیں۔ یعنی ماں نے عہد کیا تھا کہ
نکاح نہ کرے گی اور خود مریم
نے بھی عہد کیا تھا اور ان ساری
باتوں کے علاوہ ایک اور اعتراض
ہے جس کا جواب عیسائی نہیں
دے سکتے۔ عیسائی مذہب میں
دوسری شادی منع ہے لیکن
یوسف کی پہلی بیوی تھی اور بھی
اس قسم کے اعتراض ہیں یہودیوں
کی کتابوں کو پڑھو۔ وہ کیا حقیقت
بیان کرتے ہیں اور ہم تو ایسے اعتراض
کرتے ہوئے بھی افسوس اور حیا
مانع ہوتے ہیں۔ پادری عماد الدین
نے اپنی کتابوں میں راحاب
تمر اور بت سبع کی بابت لکھا
ہے کہ وہ اچھے چال چلن کی عورتیں
نہ تھیں۔ وہ لکھتا ہے کہ خداوند
نے یہ کیا کیا کہ ایسے خاندان میں
جنم لیا اور پھر خود ہی جواب دیتا
ہے کہ وہ ایسا کریم ہے کہ ایسے
لوگوں میں بھی جنم لینے سے دریغ
نہیں کیا مگر ایک دانشمند غور
کرے کہ یہ کیسی وسعت اخلاق
ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۴۴)

اور مزید براں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"اور مریم کی وہ شان ہے
جس نے ایک مدت تک اپنے
تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
بزرگان قوم کے نہایت
اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح
کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے
ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت
عین حمل میں کیونکر نکاح کیا
گیا اور بتول ہونے کے عہد کو
کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج
کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی
باوجود یوسف نجار کی پہلی
بیوی کے ہونے کے پھر مریم
کیوں راضی ہوئی کہ یوسف
نجار کے نکاح میں آوے مگر میں
کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں
تھیں جو پیش آگئیں اس
صورت میں وہ لوگ قابل رحم
تھے نہ قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

۱۰- وصول الی اللہ کا دروازہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام بایں الفاظ فرماتے ہیں کہ:

"فرمایا۔ میں حلفاً کہتا ہوں
کہ میرے دل میں اصل اور
حقیقی جوش یہی ہے۔ کہ تمام
محامد اور مناقب . . . . .
اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
رجوع کروں۔ میری تمام تر
خوشی اسی میں ہے اور میری
بعثت کی اصل غرض یہی ہے
کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی
عزت دنیا میں قائم ہو میں
یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت
جس قدر تعریفی کلمات اور تحمیدی
باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی
ہیں۔ یہ بھی درحقیقت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف
راجع ہیں۔ اسلئے میں آپ
ہی غلام ہوں اور آپ کے ہی
مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل
کرنے والا ہوں اور مستقل طور
پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب
میرا یہ پختہ عقیدہ ہے۔ کہ
اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے
کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے
تعلق رکھتا ہوں۔ تو وہ مردود
مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی
مہر لگ چکی ہے اس بات پر کوئی
شخص وصول الی اللہ کے دروازے
سے آ نہیں سکتا۔ بجز اتباع آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے۔"

الحکم جلد ۶- ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۹
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

پس حضرت مسیح علیہ السلام کی عظمت
وشان کو اسلام نے اصل رنگ
میں پوری آب وتاب سے دنیا کے سامنے پیش
کیا- اور فرمایا اگر ان کے مقام اور مرتبت
کو حاصل کرنا چاہو تو حضرت رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ملتا ہے
اس لئے آپ نے فرمایا

إنی لقد أحییت من عاد احیاء نہ
واھًا الاعجاز حما احیانی

ترجمہ میں آپ کے زندہ کرنے سے زندہ
کیا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کیا ہی
اعجاز ہے۔ اور میں بھی کیا ہی
خوب -

عہدیداران مجالس انصار اللہ کی خدمت میں

سال رواں کے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ بجٹ کے
مطابق تدریجی لحاظ سے پانچ ہونی چاہیئے
لیکن اکثر مجالس نے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں
فرمائی براہ کرم اپنے حلقہ / مجلس کا جائزہ
لیں اور بجٹ کے مطابق تدریجی وصولی
مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرما کر عنداللہ
ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحب جماعت کے
نفوس و اموال میں برکت بخشے اور خدمت
دین کی پہلے سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۵۴

میں نعمت بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر۔ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۲-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ طلائی بندے وزنی ایک تولہ مالیتی ۵۵۷/- روپے
۲۔ سلائی مشین پرانی مالیتی ۱۵۰/-
۳۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نعمت بی بی زوجہ فضل احمد صاحبہ محمود آباد فارم۔ براستہ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: فضل احمد (خاوند موصیہ) محمود آباد فارم
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: جان محمد قائمقام صدر۔ محمود آباد جماعت احمدیہ فارم

مسل نمبر ۲۳۰۵۵

میں سائرہ بیگم زوجہ محمد دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۷/- روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سائرہ بیگم زوجہ محمد دین صاحبہ مکان ۲۱۷/C محلہ آریہ راولپنڈی شہر۔ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: ایم فضل کریم موصی ۶۴۲۰ راولپنڈی۔ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: محمد عبداللہ ولد روشن دین صاحب راولپنڈی۔ دستخط/نشان انگوٹھا

مسل نمبر ۲۳۰۵۶

میں بخت نور بیوہ ملک محبوب عالم صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محمودہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۲۰/- روپے
۲۔ سلائی مشین مالیتی ۱۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بخت نور بیوہ ملک محبوب عالم صاحب ساکن محمودہ ڈاکخانہ چک بیلی خان ضلع راولپنڈی۔ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: ملک میراں بخش موصی ۱۹۲۵۳ صدر جماعت احمدیہ محمودہ ضلع راولپنڈی
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: منظور الحق (پسر موصیہ) محمودہ۔ ضلع راولپنڈی
دستخط/نشان انگوٹھا

مسل نمبر ۲۳۰۵۷

میں حمیدہ بی بی زوجہ حبیب احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ بالیاں طلائی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۳۰۰/- روپے
۲۔ بھینس ایک راس قیمت ۲۰۰۰/- روپے
۳۔ جھوٹی ایک راس قیمت ۵۰۰/- روپے
۴۔ بکری " " ۱۵۰/- "
۵۔ حق مہر وصول شدہ ۳۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حمیدہ بی بی۔ زوجہ حبیب احمد صاحب ساکن۔ ڈگری گھمناں۔ ڈاکخانہ چندہ ہالہ ضلع سیالکوٹ
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: محمد یوسف ناصر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ۔ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: سلیمہ عزیزہ احمد موصی
دستخط/نشان انگوٹھا

مسل نمبر ۲۳۰۵۸

میں ناصرہ بیگم زوجہ ملک محمد دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۷۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ بیگم زوجہ ملک محمد دین صاحب ساکن ترگڑی۔ ضلع گوجرانوالہ
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: ملک محمد دین صاحب (خاوند موصیہ) ترگڑی۔ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال ترگڑی
دستخط/نشان انگوٹھا

مسل نمبر ۲۳۰۵۹

میں الٰہ بی بی زوجہ میاں فضل الٰہی صاحب قوم گوڈہ اوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزن ۲ تولہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ: الٰہ بی بی زوجہ میاں فضل الٰہی صاحب ساکن بھیرہ
دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: محمد عبداللہ ولد محمد بخش صاحب بھیرہ دستخط/نشان انگوٹھا
گواہ شد: محمد اسحاق ولد محمد یعقوب صاحب بھیرہ
دستخط/نشان انگوٹھا

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی [illegible]
ربوہ

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کے صدرِ مملکت کی احمدیہ زرعتی سیکنڈری سکول کبالہ میں تشریف آوری

اِس سکول کا قیام احمدیہ مسلم مشن کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ مَیں اس سکول کے شاندار نظم و ضبط سے از حد متاثر ہؤا ہوں (صدرِ مملکت)

سکول کے بچّوں کی طرف سے صدرِ مملکت کا والہانہ خیر مقدم

سیرالیون سے مکرم مبشر احمد صاحب پال پرنسپل احمدیہ مسلم ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کبالہ نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں جب صدرِ مملکت جمہوریہ سیرالیون ہز ایکسی لینسی ڈاکٹر سی آکا سٹیونز تین دن کے سرکاری دَورہ پر کبالہ تشریف لائے تو احمدیہ سیکنڈری سکول کبالہ کے جملہ طلباء و طالبات نے منفرد انداز میں اور مکمل نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے عربی زبان میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور مخصوص نعرے لگائے۔ صدرِ مملکت اِس خیر مقدم اور ان کے حیرت انگیز نظم و ضبط کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور آپ نے فرمایا اِس سکول کے بچے میری خواہشات اور امنگوں کے ترجمان ہیں مجھے اپنی قوم کے لئے ایسے ہی سکول اور ایسے ہی بچے درکار ہیں۔ آپ نے سکول کے سامنے آکر اپنی کار روک لی کافی دیر وہاں ٹھہر کر باری باری بچوں سے باتیں کیں۔ دَورہ کے آخری روز کمیونٹی سنٹر میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے احمدیہ مسلم مشن کی تعلیمی اور طبّی میدان میں اَن تھک خدمات کو بہت سراہا اور فرمایا کہ

ملک کے انتہائی شمال کے دور دراز علاقوں میں جو آمد و رفت کے بہتر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ملک کے دیگر حصّوں سے الگ تھلگ ہیں احمدیہ مسلم ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کے نام سے ایک عظیم تعلیمی ادارہ کا قیام احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کا ایک عظیم کارنامہ ہے اس نے ہماری ایک اہم ضرورت کو پورا کرکے انسانیت کی خاص خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ نے فرمایا: مَیں نے اِس سکول کے بچّوں کے انتہائی نظم و ضبط کے مظاہرہ کا خود مشاہدہ کیا ہے اور مَیں اس سے از حد متاثر ہؤا ہوں مجھے کامل امید ہے کہ مستقبل قریب میں یہ زراعتی تعلیمی ادارہ سائنسی، ٹکنیکی اور دینی و مذہبی ضروریات کو بطریق احسن پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم بحیثیتِ مجموعی احمدیہ مسلم مشن کے قائم کردہ اِس عظیم ادارہ سے ہر ممکن تعاون کریں اور اس کا ہاتھ بٹائیں۔ ایسے ادارے ہمارے ملک کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔

آخر میں آپ نے ضلع کے سرکاری حکام اور خصوصاً محکمہ زراعت کے افسروں کو توجہ دلائی کہ وہ اور ان کا پورا عملہ اِس سکول کو ایک مثالی زراعتی ادارہ بنانے میں ان سے بھرپور تعاون کریں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اِس تعلیمی ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے اسے سیرالیون کے لئے ہر لحاظ سے ایک مثالی ادارہ بنا دے۔ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور اس کے جملہ سٹاف کو مخلصانہ طور پر افریقی بچوں کی بے لَوث خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۲)

ہے۔" (البدر یکم اگست ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۰۷)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک زبردست اور مہتم بالشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایک ایسے زمانہ میں جبکہ دہریت جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی تھی قبولیتِ دعا کی قطعیت پر زندہ ایمان پیدا کرکے اور لوگوں کو قبولیتِ دعا کا حظ اُٹھانے کے قابل بنا کر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں اور صفات کا ایسا زبردست ثبوت دیا کہ فلسفیوں کے لایعنی عقلی دلائل اور پیچ در پیچ موشگافیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ آپ نے اِس امر کا عملی ثبوت پیش کرکے کہ خدا اب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اس کی کوئی صفت کبھی معطل نہیں ہو سکتی دہریت کے دَر آنے اور پاؤں جمانے کی راہ ہی مسدود کر دی کیونکہ دہریت، خدا تعالیٰ کی صفات اور قدرتوں کے انکار یا معاذ اللہ ان پر قدغن کے نتیجہ میں ہی سر اُٹھاتی ہے ؂

درخواستِ دعا

خاکسار کا اکلوتا بیٹا بعمر قریباً چودہ سال دس بارہ روز سے سخت علیل ہے علاج جاری ہے مگر بعض دفعہ طبیعت یکدم تشویشناک صورت اختیار کر لیتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق اپنا خاص فضل کرے اور خاکسار کے بیٹے کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد بشیر
جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ
کوٹلی (آزاد کشمیر)

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اِس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دُنیا میں ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے ..... پس یہ ہے ایک مسلمان کی محنت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان۔ اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اِس لئے تم محنت کرو کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنّت ہے"!

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

[illegible] چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ؂

(ناظر بیت المال آمد)

ملتان کی قدیم، جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۳۸۸۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع اپنے ضلع کی تمام مجالس کی نمائندگی تربیتی کلاس (۱۳ مئی تا ۲۶ مئی) کے لئے ابھی سے کوشش فرماویں (مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)